سوال

تعویذوگنڈے کا حکم السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کیا تعویذپہننا شرک اصغر ہے۔ ؟کیا قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات پہننا جائز ہے۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تعویذاگر شرکیہ الفاظ پر مشتمل اور آدمی اس کی عبادت کرتا ہو تو تعویذپہننا شرک اکبر ہے، اوراگراس تعویذکے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سلامتی کا ایک ذریعہ ہے تو شرک اصغر ہے۔ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات کے بارے میں اہل علم کے مابین دو موقف پائے جاتے ہیں، لیکن راجح اور مبنی براحتیاط موقف یہی ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ نہی پر مبنی احادیث عام ہیں جو قرآنی اور غیر قرآنی تمام قسم کے تعویذات کو شامل ہیں۔ نہی پر مبنی احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔ : قال النبی صلی اللہ علیہ سلم "من علق تمیمة فلا أتم اللہ لہ " (رواہ أحمد, أبوداوَد, ابن ماجہ وصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے تعویذلٹکایا (پہنا) اللہ تعالی اسکی مرادپوری نہ کرے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ سلم "من تعلق تمیمة فقد أشرک " (رواہ أحمد والحاکم) ووصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تعویذلٹکایا (پہنا) اس نے شرک کیا۔ عن عقبة بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ أقبل إلیہ رہط فبایع تسعة وأمسک عن واحد فقالوا یا رسول اللہ بایعت تسعة وترکت ہذا؟ قال إن علیہ تمیمة فأدخل یدہ فقطعہا فبایعہ وقال من علق تمیمة فقد أشرک . (مسند أحمد) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان میں سے) نو سے بیعت لی اور ایک کو چھوڑدیا، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے نو سے بیعت لی اور اسکو چھوڑدیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر تعویذ ہے (وہ تعویذپہنے ہوئے ہے) چنانچہ اپنے ہاتھ کو داخل کیا اور اس (تعویذ) کو کاٹ دیا اور فرمایا جس نے تعویذپہنا اس نے شرک کیا۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ سلم للذي رأي في یدہ حلقة من صفر ماہذا؟ فقال من الواہنة, قال انزعہا فإنہا لا تزیدک إلا وہنا فإنک لو مت وہی علیک ما أفلحت أبدا. (رواہ أحمد والحاکم وصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا ایک چھلہ دیکھا تو کہا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا واہنہ (ایک مرض) کی وجہ سے پہنے ہوئے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اتاردو یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کریگا اور اگر اس چھلے کو پہنے ہوئے موت ہوگئ تو تم کبھی کامیاب نہیں ہوسکو گے وقال سعید بن جبیر رحمہ اللہ من قطع تمیمة من إنسان کان کعدل رقبة) رواہ إبن أبي شیبة 7/375 سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی انسان سے تعویذ کاٹ دی تو یہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شرکیہ الفاظ پر مبنی تعویذ شرک ہے، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے اسی طرح بعض وہ کتابیں جو تعویذوں کے بارے میں لکھی گئی ہیں جن پر بدعتی اور علماء سوء اعتماد کرتے ہیں اور انہی کتابوں سے تعویذ لکھ لکھ کر لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں ان سے بچنا اور دور رہنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ بھی صحیح قول کے مطابق ناجائز ہے۔ باقی رہا مسئلہ دم جھاڑے کا تو جھاڑ پھونک اگر قرآنی آیات یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح دعاؤں سے کیا جائے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر شرکیہ کلمات یا ایسے مبہم الفاظ سے جن کا معنیٰ ومطلب سمجھ میں نہ آئے ان سے کیا جائے تو ناجائز ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی